فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر
ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں

خود ان ہی کو پکاریں گے ہم دور سے
راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا
بندگی کا قرینہ بدل جائے گا

سر جھکانے کی فرصت ملے گی کِسے
خو دہی آنکھوں سےسجدے سےٹپک جائیں گے

ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے
ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

نام ان کا جہاں بھی لیا جائیگا
ذ کر ان کا جہاں بھی کیا جائیگا
نور ہی نورسینوں میں بھر جائیگا

ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے
ائے مدینے کے زائر ! خدا کے لیے

داستان سفر مجھ کو یوں مت سنا
دل تڑپ جائیگا، بات بڑھ جائیگی

میرے محتاط آنسوں چھلک جائیں گے
ان کی چشم کرم کو ہے اس کی خبر

کس مسافر کو ہے کتنا شوقِ سفر
ہم کو اقبال جب بھی اجازت ملی
ہم بھی آقا کے دربار تک جائیں گے